وفاق المدارس العربیہ کے عہدۂ صدارت کا انتخاب

وفاق المدارس العربیہ کے غیر معمولی اجلاس کا آنکھوں دیکھا حال

مولانا عبدالقدوس محمدی

جامعہ اشرفیہ لاہور اکابر علمائے دیوبند کی ایک ایسی یادگار ہے جو اپنے سینے میں تاریخ کی بہت سی یادیں، واقعات، نشیب وفراز، تاریخی لمحات محفوظ کیے ہوئے ہے۔ پاکستان کے دل لاہور کے دل میں واقع یہ ادارہ بہت سی نامی گرامی شخصیات کا مسکن، بہت سی دینی تحریکوں کا مرکز اور ڈھیر سارے تاریخی مراحل میں میزبان رہا۔ 5 اکتوبر 2017ء بھی ایک ایسا ہی دن تھا جب پاکستان بھر کی دینی قیادت، نامی گرامی اکابر، ممتاز علماء کرام، ملک بھر کے ارباب مدارس جامعہ اشرفیہ میں جمع تھے۔ جامعہ کی مسجد، راہداریاں، گل بوٹوں سے مزین چمن، دفاتر اور عمارتوں میں ملک بھر سے تشریف لانے والے مہمانوں کی ریل پیل تھی۔ نورانی چہرے، مسنون عمامے، صلحاء والے لباس، علوم ومعارف کے پیکر، تواضع اور حسن اخلاق کے مجسمے ...... عجیب سماں تھا۔ مسجد کے باہر استقبالیہ کیمپ بنا تھا جس میں تمام صوبوں کے لیے الگ الگ کاونٹر تھے۔ ہر صوبے سے آنے والے مہمانانِ گرامی اپنے اپنے کاونٹر سے اپنے صوبے کی فہرست میں اپنا نام تلاش کرتے، کارڈ حاصل کرتے اور مسجد میں تشریف لے جاتے۔ اس دن وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ، مجلس شوری اور مجلس عمومی کا اجلاس تھا۔

آگے چلنے سے قبل یہاں یہ امر واضح رہے کہ دنیا کی دینی تعلیم وتربیت کی سب سے بڑی اور موثر تحریک اور مدارس دینیہ کے سب سے بڑے نیٹ ورک وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے انتظامی ڈھانچے کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ 1۔ عہدیداران: وفاق المدارس کے مرکزی صدر، دو نائب صدور، جنرل سیکرٹری اور خازن پر مشتمل پانچ رکنی کابینہ دراصل وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا سب سے سپریم ادارہ ہے۔ مجلس عاملہ: اس کے بعد آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت ملک بھر کے تقریباً 25 اکابر علمائے کرام اور مفکرین پر مشتمل مجلس عاملہ ہے۔ ناظمین: مجلس عاملہ کے بعد چاروں صوبوں کے ایک ایک ناظم اور ایک ایک نائب ناظم پر مشتمل آٹھ رکنی ناظمین کی ٹیم ہے۔ مجلس شوریٰ: ملک بھر کے 300 افراد پر مشتمل مجلس شوری جبکہ 1050 افراد پر مشتمل مجلس عمومی ہے ہر ضلع کا مسؤل اور دفتری عملہ

اس کے علاوہ ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے اجلاس میں کابینہ، عاملہ، شوریٰ اور عمومی کے اراکین شریک تھے۔ اجلاس کے ایجنڈے میں پانچ امور شامل تھے 1 وفاق المدارس کے صدر کا انتخاب ...... (ایجنڈے کی تفصیل) اجلاس کی صدارت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر فرمارہے تھے اور پاکستان میں مسلک حق اہلسنت والجماعت علمائے دیوبند کی پوری قیادت ہال میں موجود تھی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا، اجلاس کی نقابت ونظامت کی ذمہ داری وفاق المدارس کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا قاضی عبدالرشید نبھارہے تھے۔ میزبانی کی سعادت حاصل کرنے والے ادارے جامعہ اشرفیہ کے مہتمم حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب نے استقبالیہ کلمات ارشاد فرمائے، بعدازاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے کلیدی اور تمہیدی خطاب فرمایا اور اجلاس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سابق صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی خدمات بالخصوص وفاق المدارس اور دینی مدارس کے حوالے سے ان کے کردار پر روشنی ڈالی اور ان کی رحلت سے پیدا ہونے والے خلاء کا تذکرہ کیا۔ مولانا جالندھری نے وفاق المدارس کی شکل میں اللہ رب العزت نے اہل حق کو جو سائباں عطا کر رکھا ہے اس کے اثرات وثمرات اور برکات کا تذکرہ فرمایا بعدازاں مجلس عاملہ کے گزشتہ روز ہونے والے اجلاس میں اکابر کی طرف سے غور وخوض کے بعد وفاق المدارس کی صدارت کے لیے قائم مقام صدر وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کا نام بطور تجویز ہاؤس کے سامنے پیش کیا تو تمام شرکاء نے نہ صرف اتفاق رائے سے بلکہ پورے جوش وخروش، عقیدت واحترام سے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کو وفاق المدارس کا صدر منتخب کیا اور ان کے نام کی پرزور انداز میں تائید وتصویب کی گئی۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اس وقت ملک بھر کے سب سے موثر اور قدیم ادارے جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم بھی ہیں اور عالمی مجلس ختم نبوت جیسے عالمی نیٹ ورک کے امیر بھی۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کو مجاہد اسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی رفاقت، خدمت اور معیت کا اعزاز حاصل رہا آپ نے لیبیا کے تعلیمی اداروں اور جامعۃ الازہر سے بھی کسب فیض حاصل کیا، عالم اسلام کی نمایاں علمی شخصیات سے استفادہ اور دنیا بھر کی اہم تحریکوں اور تنظیموں کے ذمہ داران اور معروف شخصیات سے رفاقت اور ملاقاتوں کا اعزاز پایا، عرب وعجم میں آپ کو یکساں طور پر عزت اور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ گزشتہ کئی عشروں سے جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن جیسے ادارے میں مسند تدریس حدیث پر فائز ہیں۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے جو اندرون وبیرون ملک دینی اور تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر عالمی حالات پر گہری نظر رکھتے ہیں اور پاکستان کی تاریخ کے بہت سے

نشیب وفراز کے عینی شاہد ہیں آپ کو نہ صرف دیوبندی مکتب فکر میں بلکہ دیگر تمام مکاتب فکر میں بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور خاص طور پر علمائے دیوبند کے مختلف حلقوں، علاقوں اور اداروں میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی شخصیات کو یکساں طور پر احترام حاصل ہے۔توقع کی جارہی ہے کہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی بطور صدارت نامزدگی وفاق المدارس کی اجتماعیت اور وفاق کی تقویت کا باعث ہوگی اور وہ اپنے دور میں اپنے پیش رو اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وفاق المدارس کی ترقی اور کامیابی کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔ان کی موجودگی میں ملک بھر کے تمام ارباب مدارس اور اہم شخصیات وفاق المدارس کے اہداف ومقاصد کی تکمیل کے لیے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہیں گے۔مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے انتخاب کے بعد یکے بعد دیگرے مختلف سرکردہ شخصیات نے ڈاکٹر صاحب کے انتخاب کو بروقت، درست اور بصیرت پر مبنی فیصلہ قرار دیا اور ڈاکٹر صاحب کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔اس موقع پر مختلف آراء سامنے آئیں خاص طور پر مدارس کو درپیش مسائل ومشکلات پر غور وخوض کیا گیا مختلف حکومتوں کے طرز عمل بالخصوص پنجاب حکومت کی مدارس مخالف پالیسیوں اور علماء دشمن اقدامات پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور ایسے اقدامات اٹھانے پر اتفاق کیا گیا جن کے نتیجے میں پنجاب حکومت کو بالخصوص اور دیگر ارباب اقتدار کو بالعموم اپنی روش اور دین مخالف پالیسیوں سے باز رکھا جاسکے۔اس موقع پر حال ہی میں انتخابی اصلاحات بل میں کی جانے والے آئین مخالف ختم نبوت اور قادنیت سے متعلقہ ترامیم کو سوچی سمجھی سازش اور بدترین قادیانیت نوازی قرار دیا گیا اور اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ ختم نبوت جیسے اہم ترین معاملے میں پوری پاکستانی قوم نے جس غیرت ایمانی، اتحاد و یکجہتی اور جذبہ عشق رسالت کے اظہار کا اہتمام کیا وہ بلاشبہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے اس موقع پر حکومت کی طرف سے ترامیم کی واپسی اور سابقہ حالت پر بحالی کو خوش آئند مگر ناکافی قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ وفاقی وزیرِ قانون کو فی الفور برطرف کیا جائے، سپریم کورٹ سے اپیل کی گئی کہ اس گھناؤنی سازش کا فوری نوٹس لے کر جے آئی ٹی تشکیل دی جائے اور اس سازش میں ملوث عناصر کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔اجلاس میں دینی مدارس کو درپیش مشکلات سے نمٹنے کے لیے بھی بعض اقدامات تجویز کئے گئے خاص طور پر اتحاد تنظیمات مدارس کا اجلاس فوری طور پر طلب کر کے اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کی سرکردہ شخصیات، تمام وفاقوں کے ذمہ داران، دینی وسیاسی جماعتوں کے قائدین کا ملک گیر اجلاس طلب کر کے آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اجلاس کے دوران وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نومنتخب صدر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کے مشورے سے نائب صدر وفاق کے طور پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی کی نامزدگی کا بھی اعلان کیا واضح رہے کہ

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی زندگی میں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مہتمم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور مولانا انوار الحق مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک وفاق المدارس کے نائب صدور تھے، شیخ الحدیثؒ کی رحلت کے بعد مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر قائم مقام صدر بنے اور جامعہ اشرفیہ اجلاس میں انہیں وفاق المدارس کے دستور کے مطابق باضابطہ طور پر صدر مقرر کر لیا گیا تو ان کی جگہ نائب صدارت کا منصب خالی ہونے کے باعث مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی کو نائب صدر وفاق نامزد کر دیا گیا جبکہ مولانا انوار الحق حسبِ سابق نائب صدر اور مولانا محمد حنیف جالندھری جنرل سیکرٹری رہیں گے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تاریخ کا یہ غیر معمولی اجلاس تاریخ میں ناقابل فراموش نقوش ثبت کر کے اختتام پذیر ہوا۔ یہ اجلاس بلاشبہ وفاق المدارس کی تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جو اہلِ حق کی اجتماعیت اور دینی مفادات کے حوالے سے رویوں کا بھی عکاس رہے گا۔ اللہ رب العزت وفاق المدارس، مدارس اور علماء اہل حق کی یکجہتی، اتحاد واتفاق اور اجتماعیت کی حفاظت فرمائیں اور اس سائبان کو سدا سلامت رکھیں...... آمین

بقیہ: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم/ نمایاں کارکردگی کا جائزہ

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم 1418ھ میں ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے تھے، درج بالا اعداد و شمار میں اس وقت سے اب تک وفاق کے تحت ملحق مدارس کی تعداد، تعداد داخلہ اور مدارس میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات میں ہونے والا گراں قدر اضافہ پیش کیا گیا ہے۔ 1418ھ/1997ء میں ملحق مدارس کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو تراسی، امتحان دینے والے طلبہ کی تعداد انتالیس ہزار تین سو نواسی اور زیر تعلیم طلبہ کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ جبکہ 2017ء میں ملحق مدارس کی تعداد سترہ ہزار نو سو باون، امتحان دینے والے طلبہ کی تعداد تین لاکھ چودہ ہزار چار سو ساٹھ اور زیر تعلیم طلبہ و طالبات کی تعداد تئیس لاکھ بیالیس ہزار تین سو انیس ہے۔

موجودہ دور میں مدارس پر عالمی اور ملکی سطح پر شدید دباؤ ہے اور مدارس کو آئے روز نت نئی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود اعداد و شمار میں مذکورہ بالا نمایاں اضافہ اکابرین وفاق اور کارکنان وفاق کی شب و روز محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطاء فرمائے آمین۔